سوال

میں ہر قسم کے وسائل مثلا نماز، روزہ اور نوافل، اور رات کے آخری حصہ میں تہجد کی ادائیگی، اور ہر جمعرات اور سوموار کو روزہ وغیرہ کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہوں، لیکن مجھے یہ علم ہوا ہے کہ عورت رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی روزہ خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی، اور کئی ایک اسباب کی بنا پر میں ایسا نہیں کرتی : پہلا سبب یہ ہے کہ : سوال نمبر (1859) کے جواب میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ سب میرے خاوند پر فٹ ہوتا ہے، اور پھر وہ میرے ساتھ مباشرت بھی نہیں کرتا چاہے میں نے روزہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو، وہ میرے بستر پر آنے سے ہی انکار کر دیتا ہے، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ جب میں نماز فجر کے وقت اٹھتی ہوں تو اس کے آرام میں خلل پڑتا ہے، جس کی بنا پر میں دوسرے کمرے میں سوتی ہوں، تاکہ فجر اور قیام اللیل کا اجر و ثواب ضائع نہ ہو اور جب میں روزہ رکھنے کی اجازت مانگتی ہوں تو وہ مجھے اجازت دینے سے انکار کر دیتا ہے، جس کی بنا میں اس کے علم میں لانے کے لیے اسے کہتی ہوں کہ کل روزہ رکھونگی، اور اجازت نہیں لیتی، تو کیا میرے سارے روزے باطل ہیں، یہ علم میں رہے کہ میں دو برس سے اس حالت کا شکار ہوں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اصل تو یہی ہے کہ اگر خاوند گھر میں ہو تو بیوی نفلی روزہ اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ اسکا خاوند موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5159) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026).

یہ چیز تو بیوی پر خاوند کے حق کی عظمت کی بنا پر مشروع کی گئی ہے، اور خاوند کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ بیوی کو روزہ رکھنے کی اجازت دے دے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں بیوی کے نیکی و اطاعت کے کام میں معاونت ہوگی، اور خاوند کو بھی اسکا اجر و ثواب حاصل ہوگا، اور اگر خاوند کو دن کے وقت بیوی کے پاس جانے کی حاجت نہ ہو تو اس حالت میں بیوی کو روزہ نہ رکھنے دینا مکروہ ہے

شیخ عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا مجھے بیوی کو نفلی روزے مثلا شوال کے چھ روزے رکھنے سے منع کرنے کا حق حاصل ہے ؟

اور اگر میں منع کروں تو کیا مجھے اسکا گناہ ہوگا ؟

شیخ کا جواب تھا :

"اگر خاوند گھر میں ہو تو بیوی سے مباشرت کی ضرورت کے پیش نظر بیوی کے لیے اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے؛ تو اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو خاوند کو بیوی سے ہم بستری کی ضرورت ہونے کی شکل میں بیوی کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے، اور اگر خاوند کو بیوی سے مباشرت کرنے کی ضرورت اور حاجت نہ ہو تو خاوند کے لیے بیوی کو روزہ رکھنے سے منع کرنا مکروہ ہے، لیکن اگر روزہ رکھنا بیوی کے لیے نقصاندہ ہو، یا پھر بچے کی تربیت میں خلل پیدا کرے یا بچے کو دودھ پلانے میں نقصاندہ ہو تو پھر وہ منع کر سکتا ہے، چاہے وہ شوال کے روزے ہوں یا دوسرے نفلی روزے

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (167/2).

اور اگر بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو اس کے فعل کی حرمت کے ساتھ روزہ صحیح ہو گا

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

فقھاء اس پر متفق ہیں کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے"

اور اس لیے بھی کہ خاوند کا حق فرض ہے، تو کسی نفل کے لیے فرض ترک کرنا جائز نہیں

اور اگر عورت خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھ لے تو جمہور علماء کے ہاں حرمت کے ساتھ اسکا روزہ صحیح ہو گا، اور احناف کے ہاں کراہت تحریمی ہے، لیکن شافعی حضرات نے حرمت کو خاص کیا ہے کہ تکرار ہو تو حرام ہے، لیکن جس میں تکرار نہ ہو مثلا یوم عرفہ یا عاشوراء، یا شوال کے چھ روزے یہ خاوند کی اجازت کے بغیر رکھ سکتی ہے، لیکن اگر وہ منع کر دے تو پھر نہیں

اور اگر خاوند غائب ہو تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں، اس کی دلیل حدیث کا مفہوم اور نہی کا ختم ہونا ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (99/28).

دوم:

اور اس صورت میں کہ خاوند نے بیوی کو چھوڑ رکھا ہو، اور اس سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرتا ہو، اور معاشرت کے حقوق کی ادائیگی نہ کر رہا ہو، اور بیوی کو صرف بیوی پر تسلط قائم رکھنے کے لیے روزہ رکھنے کی اجازت نہ دے، تو پھر خاوند کو اجازت کا کوئی حق نہیں رہتا، بلکہ بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر ہی روزہ رکھ سکتی ہے، چاہے اجازت نہ بھی لے اور خاوند کی موافقت اور عدم موافقت دونوں برابر ہونگی

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ " بلوغ المرام کی شرح " (مخطوطہ) میں کہتے ہیں:

" خاوند حاضر ہو تو بیوی کے لیے اجازت کے بغیر روزہ رکھنا حلال نہیں، اس میں حکمت یہ ہے کہ ہو سکتا خاوند کو بیوی سے مباشرت کی ضرورت ہو، اور بیوی کا روزہ خراب کرنا پڑے، اور یہ اس کے حق کو پورا کرنا ہے

اور کیا یہ اس کے ساتھ مقید ہے کہ اگر جب خاوند بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کرے، تو کیا بیوی اجازت کے بغیر روزہ رکھ سکتی ہے؟

جی ہاں؛ کیونکہ عدل یہی ہے کہ جب خاوند بیوی کے حقوق کی ادائیگی نہ کر رہا ہو، تو بیوی بھی اس کے حق ادا نہ کرے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

توجو کوئی بھی تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی تم پر ہوئی ہے البقرۃ (194). انتہی

یہاں ہم سوال کرنے والی بہن کو ایک چیز پر متنبہ کرتے ہیں کہ : اگر اسکا خاوند نماز ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے خاوند کے ساتھ باقی رہنا حلال نہیں؛ کیونکہ وہ نماز چھوڑنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (33007) اور (4131) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

اور اگر وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہے، تو پھر آپ کے لیے اگر اسے وعظ و نصیحت کوئی فائدہ نہیں دیتی، اور آپ صبر نہیں کر سکتیں افضل یہی ہے کہ آپ اس سے علیحدہ ہو جائیں

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (47335) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں شادی شدہ عورت کے لیے معصیت و نافرمانی کرنے والے کو وعظ و نصیحت کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

95028